بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے صفحات میں موجود خالی جگہ پر لکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا "بَیاض القرآن" پر لکھنا، جائز ہے؟

جواب

قرآن پاک کی بَیاض سے مراد "قرآن پاک کے صفحے پر موجود خالی جگہ" ہوتی ہے، اس پر ضرورتاً اپنا نام وغیرہ یا قرآن پاک کے معتبر ترجمہ وتفسیر جیساکہ ترجمہ کنزالایمان، ترجمہ کنزالعرفان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نورالعرفان، تفسیر صراط الجنان وغیرہ سے معلوم ہونے والا کوئی اہم نکتہ/پوائنٹ وغیرہ لکھنا، جائز ہے۔ البتہ! یہ ضروری ہے کہ اس طرح نہ لکھے کہ قرآن پاک کے حُسن وخوبصورتی پر اثر پڑے، یونہی کسی آیت کے حروف واعراب وغیرہ پر نشان نہ لگے۔

علامہ احمد بن محمد بن علی ابنِ حَجَر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں: "لا يُحَشيه شيئاًفي مغاضن فواتحه وخواتمه الا اذا اعلم رضا صاحبه۔۔۔۔ ولا يمر بالقلم الممدود من الحبر فوق كتابته" ترجمہ: قرآن پاک جس شخص کا ہو، اس کی مرضی کے بغیر قرآن کے ابتداء وانتہا میں موجود خالی جگہ پر کچھ بھی حاشیہ نہ لکھے، اور قرآن پاک کی لکھائی پر سیاہی سے بھرا ہوا قلم نہ پھیرے (نہ کوئی نشان لگائے اور نہ کوئی تحریر لکھے)۔ (الفتاوی الحدیثیۃ، ص 163، دار الفکر، بیروت)

فتاوی مرکزتر بیت افتا میں ہے "قرآن کریم کے حاشیہ پر قلم وغیرہ سے نشان بنانا اور یادداشت کے لئے تاریخ ڈالنا شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں، جبکہ قرآن اپنا ہو اور اگر دوسرے کا ہو، تو اس کی رضا سے جائز ہے۔ ہاں قرآن پاک کی عبارت پر قلم وغیرہ سے نشان بنانا اور لکھنا ادب کے خلاف ہے۔" (فتاوی مرکزتر بیت افتا، ج 2، ص 479، فقیہ ملت اکیڈمی، ھند)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5504

تاریخ اجراء: 29 ربیع الثانی 1448ھ/12 اکتوبر 2026ء